اصل چیز ایمان ہے اور اس میں تمام گناہوں سے بچنا اور تمام نیکیوں کا بجالانا شامل ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

آج جمعہ ہے۔ یہ جمعہ ماہِ رمضان کا جمعہ ہے اور ماہِ رمضان کے یہ ایام رمضان کے آخری عشرہ کے ایام ہیں۔ رمضان کا مہینہ دعاؤں کا مہینہ ہے رمضان کا مہینہ قبولیت دعا کا مہینہ ہے۔ رمضان کا مہینہ انسان کو انسان کے پہلو پر لا کھڑا کرنے کا مہینہ ہے۔ رمضان کا مہینہ شرفِ انسانی کے قیام کا مہینہ ہے۔ رمضان کا مہینہ اخوت کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کا مہینہ ہے۔ رمضان کا مہینہ بہت ہی ذکر الٰہی کرنے کا مہینہ ہے۔ مختلف قسم کی عبادات بجالانے کا مہینہ ہے۔ بہت ہی بابرکت مہینہ ہے جس میں سے گزرتے ہوئے اب ہم اس کے آخری عشرہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس آخری عشرہ کی بھی بعض خصوصیات ہیں مثلاً یہ کہ اس عشرہ میں لیلۃ القدر کی تلاش کا حکم دیا گیا ہے یعنی اسکی ہر رات کو تلاش کی رات بنا دیا۔ ہر رات کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے اور متضرعانہ دعاؤں کی گھڑیاں بنا دیا اور عام طور پر بہت سے لوگوں کو وہ گھڑیاں نصیب ہو جاتی ہیں۔ جن میں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور وہ لوگ اپنی ذہنیت اور ایمانی کیفیت کے لحاظ سے ایسے ہوتے ہیں کہ جو نوعِ انسانی کے لئے دعائیں کرنے والے ہوتے ہیں اور ان کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں انسانیت اور نوعِ انسانی کی تقدیریں بھی بعض دفعہ بدل جاتی ہیں۔ اس عشرہ میں یہ ہمارا جمعۃ (الوداع) واقع ہے۔ جمعہ خود بہت سی

برکتیں اپنے ساتھ لاتا ہے۔ خواہ وہ رمضان میں ہو یا رمضان سے باہر ہو۔ خواہ وہ (رمضان کے) پہلے بیس دنوں میں ہو یا رمضان کا آخری جمعہ ہو۔ یہ تو صحیح ہے کہ رمضان کے بابرکت ایام کے آخری عشرہ کے بہت ہی زیادہ بابرکت ایام میں یہ خصوصی برکتوں والا دن جسے ہم جمعہ کہتے ہیں آیا ہے لیکن جماعتِ احمدیہ اور اس کے افراد کو جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان نصیب ہوا ہے۔ ہمیشہ اس چیز سے بچتے رہنا چاہیئے کہ ایسی بدعتیں جو ناپسندیدہ ہوں اور شریعت اسلامیہ کے خلاف ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں ہمیں ان کا پتہ نہ ملتا ہو وہ بدعتیں کسی چیز میں بھی شامل نہ ہوں اس جمعہ میں بھی شامل نہ ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں یہ تو علم حاصل ہوتا ہے کہ جمعہ ایک برکت والا دن ہے اس میں بعض گھڑیاں ایسی ہیں جن میں خاص طور پر دعا قبول ہوتی ہے اور یہ ایک ایسا دن ہے جو پہلے چھ دنوں میں ایک مومن اپنی ذمہ داریاں دنیوی بھی اور دینی بھی ادا کرتے ہوئے جو کمزوریاں اپنی اس کوشش میں چھوڑ جاتا ہے اللہ تعالیٰ جمعہ کی انہی بابرکت گھڑیوں میں ان کمزوریوں کے بداثرات کو دور کر دیتا ہے اور وہ معاف کر دیتا ہے۔ دعاؤں کی یہ بابرکت گھڑیاں کفارہ بن جاتی ہیں عبادات اور فرائض کی ان خامیوں اور کمزوریوں کے لئے جو انسان بشری کمزوری کی وجہ سے پچھلے چھ دنوں میں کرتا آیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز کے علاوہ بھی تم پر دینی اور دنیوی ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں اور دو نمازوں کے درمیان یہ ذمہ داریاں تم بہر حال ادا کرتے ہو جو نماز کے علاوہ ذمہ داریاں ہیں وہ نماز کے اندر تو نہیں ادا ہوتیں۔ جس وقت آدمی نماز پڑھ رہا ہو اس وقت تو نماز کی یعنی اَلصَّلٰوۃ کی ذمہ داری، باجماعت فرض نماز کی ذمہ داری اور سنت اور نوافل کی ذمہ داری ادا کرتا ہے لیکن بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر صرف نماز پڑھنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے عائد نہیں کی بلکہ حقوق العباد اور حقوق اللہ کی ادائیگی کی (نماز کے علاوہ) دوسری ذمہ داری ہے۔ نماز میں بھی حقوق العباد کی ایک ذمہ داری ہم پر پڑتی ہے کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں۔ سب انسانوں کے لئے دعائیں کرنا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ہیں۔ حقوق اس معنیٰ میں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، اس کی بڑائی بیان

کرتے ہیں، اس کی تسبیح کرتے ہیں، اس کی تحمید کرتے ہیں اور اس طرح کہنے کو تو ہم اللہ کے حقوق ادا کر رہے ہوتے ہیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہم اپنی جھولیاں اس کے فضل سے بھر رہے ہوتے ہیں۔ انسان کو خوش کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں ان کا نام حقوق اللہ رکھتا ہوں فائدہ صرف تمہیں ہے مجھے تو نہیں۔ میں تو غنی اور صمد ہوں مجھے کسی کی احتیاج نہیں ہے لیکن چونکہ نماز کے علاوہ اور بھی دینی اور دنیوی ذمہ داریاں ہیں اور وہ بہرحال بَیْنَ الصَّلٰوتَیْن یعنی دو نمازوں کے درمیان ادا کی جاتی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہر نماز اپنے اور پچھلی نماز کے درمیان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں بشری کمزوریوں کی وجہ سے جو نقائص رہ جاتے ہیں ان کے لئے کفارہ بن جاتی ہے۔ اسلام بڑا پیارا مذہب ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف بڑی رحمتیں لے کر آئے ہیں تو ہر نماز کے متعلق آپ کا یہ ارشاد ہے کہ ہر نماز پہلی نماز اور اس کے درمیان (مثلاً اب جمعہ کی نماز ہم پڑھیں گے اس سے پہلے صبح کی نماز ہم نے ادا کی تو اس کے درمیان) خدا تعالیٰ نے دنیوی لحاظ سے اور دینی لحاظ سے جو ذمہ داریاں ڈالی ہیں ان میں سے کچھ کو تم نے ادا کیا اور تم بشر ہو اور کمزور ہو خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر اور اس کی مغفرت کی چادر میں آئے بغیر تم اپنی کمزوریوں کے بدنتائج سے بچ نہیں سکتے۔ اپنی کمزوریوں کے واقع ہونے سے بچ نہیں سکتے۔

پس ایک تو آپ نے یہ فرمایا کہ ہر نماز اپنے سے پہلی اور اپنے درمیان کی کمزوریوں اور گناہوں اور غفلتوں اور کوتاہیوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور معاف کروا دیتی ہے۔ اگر خلوصِ نیت کے ساتھ تضرع اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور انسان جھکے تو اس کی یہ غفلتیں اور کوتاہیاں جو بَیْنَ الصَّلٰوتَیْن ہوں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے فرمایا کہ جو رہ جائیں اس کے لئے کسی بڑی جدوجہد کی ضرورت ہو تو ہم نے جمعہ کی بعض گھڑیاں قبولیتِ دعا کی ایسی رکھی ہیں کہ ایک جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی کوتاہیاں جو نمازوں کی ادائیگی کے باوجود مغفرت کی چادر میں نہیں آ سکیں وہ جمعہ ان کو دور کر دیتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ بعض ایسی تمہاری کوتاہیاں ہوں گی کہ جو ایک جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان جمعہ کی دعائیں اور جمعہ کی تضرع اور عاجزی دور نہیں کر سکے گی تو فکر نہ کرو ہم نے رمضان کا مہینہ اس

کے لئے مقرر کیا ہے اور ایک رمضان اوردوسرے رمضان کے درمیان کے گیارہ ماہ کی کوتاہیاں اور غفلتیں رمضان کی عبادات کے ذریعہ دور ہو جاتی ہیں بشرطیکہ خلوصِ نیت ہو اور انسان سارے کا سارا اپنے رب کے لئے ہوکر زندگی گزارنے والا ہو۔ اپنی زندگی کو دو حصوں میں بانٹ کر ایک حصہ شیطان کو دینے والا اور دوسرا حصہ خدا کے حضور پیش کرنے والا نہ ہو کیونکہ پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جس کو تم نے میرے حصہ میں سے دیا ہے اسی کو جا کر سارا دے دو میری تمہیں اب ضرورت نہیں۔

پس ہر نماز پہلی نماز اور اپنے درمیان کی غفلتیں اور کوتاہیاں دور کرتی ہے اور ہر جمعہ پہلے جمعہ اور اپنے درمیان کی کوتاہیوں اور غفلتوں کو جو باقی رہ جاتی ہیں دور کرتا ہے اور ہر ماہِ رمضان پہلے رمضان اور اپنے درمیان کے گیارہ مہینوں کی غفلتیں اور کوتاہیاں دور کرتا ہے۔ یہ تو آپ نے فرمایا ہے لیکن آپ نے ایک اور وضاحت کی ہے اور عام طور پر لوگ اسے بھول جاتے ہیں۔ یہ غفلتیں اور کوتاہیاں کبائر نہیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک انسان، خدا کا بندہ کبائر سے اجتناب کرتا رہے اس وقت تک خدا تعالیٰ اسکو یہ توفیق دے گا مثلاً نماز کو ترک کر دینا کبائر میں سے ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایک رمضان اور دوسرے رمضان کے درمیان کے یہ کبیرہ گناہ کہ نماز کو اس نے ترک کیا معاف نہیں ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ معاف نہیں ہوگا۔ جو ایسا نہیں سمجھتا وہ بدعت کا عقیدہ رکھتا ہے اور بدعت کا عمل کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس عرصہ میں اگر زکوٰۃ تم پر واجب ہوتی ہے اور جو خدا کی راہ میں زکوٰۃ نہیں دیتا اور خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ کبائر کا ارتکاب کرنے والا ہے اور یہ بالکل معاف نہیں ہوگا۔ رمضان اور رمضان کے درمیان اگر کوئی شخص کبائر کا مرتکب ہوا ہے تو رمضان کی دعائیں، رمضان کی برکتیں، رمضان کی رحمتیں، رمضان میں اللہ تعالیٰ کا بندہ کے قریب ہو جانا۔ یہ وعدہ کرنا کہ رمضان کی تمہاری عبادات کے نتیجہ میں میں ایک خاص جزا دوں گا۔ مَیں ہوں تمہاری جزا اتنی بڑی بشارت کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط فہمی میں نہ رہنا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم کبائر کے مرتکب ہوتے رہو اور اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کر دے۔ جب تک بندہ

مَا اجۡتَنَبَ الۡکَبَائِرَ[۱] کے مطابق کبائر سے اجتناب نہیں کرتا اس وقت تک یہ برکتیں، یہ وعدے اس کے حق میں پورے نہیں ہوں گے۔ اس قسم کی جو بدعتیں ہیں وہ ہمارے لئے نہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہمیں اللہ تعالیٰ نے سمجھ دی ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ عظیم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھنے اور ان پر غور کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ اگر کبائر سے اجتناب ہو تو پھر ایک نماز اپنے سے پہلی نماز کے درمیان کی کوتاہیاں معاف کروا دے گی۔ جمعہ اپنے اور پہلے جمعہ کے درمیان کی کمزوریاں خدا تعالیٰ سے معاف کروا دے گا۔ مگر خلوص نیت ہونا چاہیئے۔ اور رمضان رمضان کے درمیان جو کوتاہیاں اور غفلتیں ہیں اللہ تعالیٰ سے ان کی معافی مل جائے گی۔ لیکن کبائر کے متعلق یہ اصول نہیں ہے اور سب سے بڑا کبیرہ گناہ تو شرک ہے۔ شرک کی پھر آگے شاخیں ہیں کہ انسان بعض دفعہ سمجھتا ہی نہیں۔ اسی لئے خدا نے کہا کہ شرک کی باریک سے باریک قسموں سے بھی بچو اور کامل تقویٰ اختیار کرو۔ انسان اپنے نفس کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اپنی عقل کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے اپنے علم کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے اپنے جتھے اور قوم کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اپنے ملک اور اپنی ایجادات کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ جس طرح مثلاً امریکہ اور روس نے ایٹم بم کیا ایجاد کر لیا۔ یہ لوگ اپنے آپ کو انسان سے ایک بالا مخلوق سمجھنے لگ گئے اور ان کا خیال یہ ہے کہ ساری دنیا کو ان کی غلامی کرنی چاہیئے۔ پاکستان تو ان کی غلامی کرنے کے لئے تیار نہیں جہاں تک ہم اپنے ذہنوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ہم پاکستانی ہیں پاکستان ہمارا ملک ہے اور ہم نے قربانیاں دے کر اس کو بنایا ہے اور ہم اس کے لئے دعائیں کرنے والے ہیں اور اس رمضان میں بھی ہم نے اس کے لئے بڑی دعائیں کی ہیں اور اب بھی آپ دعائیں کرتے رہیں۔ رمضان کے ایام میں بھی اور بعد میں بھی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہر اس اندرونی یا بیرونی منصوبہ سے جو اس کے استحکام کو کمزور کرنے والا ہو اور اسے انصاف اور عدل کی بنیادوں سے ہٹا کر بے انصافی

---

(۱) نوٹ: پوری حدیث یوں ہے۔ عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات مابينهنّ مااجتنبت الكبائر (مسند احمد بن حنبل جلد نمبر ۲، صفحہ ۴۰۰)

اور ظلم کی طرف دھکیلنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو اس سے محفوظ رکھے۔ پس شرک کبیرہ گناہ ہے اور اس کے مقابلہ میں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے یعنی خدائے واحد و یگانہ کی ذات اور صفات کو سمجھنا اور اس کی معرفت حاصل کرنا اور کسی چیز کو بھی کسی رنگ میں کسی طور پر اس کی ذات اور صفات میں شریک نہ ٹھہرانا یہ ہے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کا صحیح معنی میں اقرار۔ پھر نماز ہے، روزہ ہے، زکوٰۃ ہے، حج ہے اگر شرائط حج پوری ہو جائیں۔ اسی طرح دیگر احکامات ہیں۔ مثلاً جہاد ہے۔ یہ بڑا ضروری حکم ہے۔ لیکن اس کے لئے بہت سی شرائط ہیں۔ جماعت احمدیہ سے پہلے بزرگوں نے بھی کہا ہے کہ جہاد کی پہلی شرط یہ ہے کہ ساری امت مسلمہ کا ایک امام اکبر ہو یعنی ساری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کا ایک امام اکبر ہو اور اس کے بغیر جہاد نہیں ہے۔ جہاد کی کئی قسمیں ہیں لیکن اس وقت یہ میرا مضمون نہیں ہے۔

فرائض میں بھی آپس کا فرق ہے لیکن بنیادی طور پر جو فرض ہے وہ ہے خدا تعالیٰ کے حکم کو ماننا یعنی خدا تعالیٰ کے حکم کے سامنے باغیانہ رویہ اختیار نہ کرنا۔ اس کے حضور جھکے رہنا اور تمثیلی زبان میں یہ کہ اس کے پاؤں پر اپنے ماتھے کو ہر وقت لگائے رکھنا اور اسی کے ہو جانا اور غیر اللہ کی طرف نگاہ نہ کرنا یہ ایمان کی بنیاد ہے اور یہ جو اصولی تعلیم ہے اس کو ترک کرنا کبائر میں سے ہے۔ میں تفصیل میں نہیں جا رہا۔ تفصیل میں پھر بعض صغائر بھی آ جاتے ہیں۔ مثلاً چھوٹا گناہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ یعنی رستہ میں کوئی ضرر رساں چیز پڑی ہو اس کو ہٹا دینا یہ چھوٹے سے ایمان کا ایک فعل ہے تو جو شخص راستہ میں مثلاً کیلے کا چھلکا پھینک دیتا ہے اور کوئی گند پھینکتا ہے تو وہ گناہ کرنے والا ہے لیکن ہر گناہ کبیرہ نہیں ہے صغیرہ ہے لیکن ہمیں یہ بھی حکم نہیں کہ کبائر سے بچو اور صغائر کرتے رہا کرو۔ ہمارے ایمان کا یہ تقاضا نہیں۔ حکم یہ ہے کہ کبائر سے بھی بچو اور صغائر سے بھی بچو ہر دو سے بچنے کا حکم ہے لیکن انسانی کمزوریاں ہیں وہ بعض دفعہ سہواً بے خیالی میں چلتے چلتے چھلکا پھینک دیتا ہے اور بے خیالی میں اپنے دھیان میں کچھ سوچتا چلا جا رہا ہے اور سامنے راستہ میں چھلکا آیا وہ اس نے دیکھا نہیں اور اٹھایا نہیں اور اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ والا ثواب اس نے حاصل نہیں کیا۔ یہ چیزیں ہیں جو بَيْنَ الصَّلٰوتَيْن اور دو جمعوں کے درمیان اور دو رمضان کے درمیان

معاف ہوتی ہیں ورنہ بنیادی طور پر ایمان پر بکلی یعنی شاخوں سمیت قائم رہنا ضروری ہے اور ہمیں خدا تعالیٰ نے ایک دعا سکھائی ہے اور وہ یقیناً بنیادی چیز ہے کہ ایمان پر مضبوطی سے قائم رہا جائے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے کہ اپنے ایمان کی حفاظت اور سلامتی کے لئے تمہیں میرے حضور عاجزانہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اس لئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے اُسوہ کے مطابق اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں اور آپ کے اسوہ کے مطابق ہمیں ہر وقت خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اے ہمارے پیارے رب! ہمارے ایمانوں کو محفوظ رکھ اور سلامت رکھ کہ تیرے فضل کے بغیر ہمارے ایمان ہر وقت خطرہ میں پڑے رہتے ہیں۔ پس اپنے ایمانوں کی سلامتی اور حفاظت کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کی احتیاج ہے۔ اس کے بغیر کسی اور کی احتیاج نہیں ہے۔ اسی کے ذیل میں میں کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن میرا خیال ہے وہ مضمون بہت لمبا ہو جائے گا۔ آدھ پون گھنٹے کا مضمون ہے اس کو ادھورا چھوڑ نا نادرست نہیں (اس لئے وہ پھر کسی موقع پر بیان ہو جائے گا) بہر حال میں نے آپ کو یہ بتایا ہے۔ بچوں کو بھی سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے کہ ہر نماز پہلی نماز اور اپنے درمیان کے وقفہ (میں سرزد ہونے والی خطاؤں کو معاف کرواتی ہے) اس درمیانی وقفہ میں جہاں نماز کی عبادت کی علاوہ دوسری ذمہ داریاں انسان نباہتا ہے۔ ان میں کوئی ایسا وقفہ نہیں جو دو نمازوں کے درمیان نہ ہو۔ صبح کی نماز اور ظہر کے درمیان، ظہر اور عصر کے درمیان، عصر اور مغرب کے درمیان، مغرب اور عشاء کے درمیان، عشاء اور صبح کی نماز کے درمیان، یہی ہماری زندگی ہے۔ دن اسی کا مجموعہ ہے۔ پانچ نمازوں کے اوقات مل کر ایک دن بن جاتے ہیں اور یہ دن مل کر ہفتے بن جاتے ہیں اور ہفتے پھر سال بن جاتے ہیں اور کئی سال اکٹھے ہو کر ہماری عمر بن جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت ہمیں یہ بشارت دی کہ نماز، نماز کے درمیان کی جو کوتاہیاں اور غفلتیں ہیں ان کے لئے نماز میں دعا کرو اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ جو ہم سے غفلتیں ہوگئی ہیں وہ دور کر اور ہمیں معاف کر دے لیکن غفلتوں سے مراد کبائر نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جو انسانی کمزوریوں کے نتیجہ میں اس سے سرزد ہو جاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ جمعہ اور جمعہ کے درمیان کے وہ صغائر، وہ چھوٹے چھوٹے گناہ جو ہماری نمازیں معاف نہیں کرواسکیں جمعہ کی بعض گھڑیاں ایسی ہیں جن میں خدا کے حضور جھکو اور کہو کہ اے خدا ہم نے کوشش کی لیکن ہماری کمزور کوششوں کے نتائج پورے نہیں نکل سکتے جب تک تیرا فضل شامل حال نہ ہو۔ جو خامیاں رہ گئی ہیں۔ اب اس ہفتہ کی کوتاہیوں کو آج معاف کردے اور اگر خلوصِ نیت ہو اور اگر انسان کے اندر ایک عاجزانہ تڑپ ہو اور تضرع ہو اور حقیقی توحید پر وہ قائم ہو اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات اس کی آنکھوں کے سامنے جلوہ گر ہوں گویا کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے تو پھر اسے امید رکھنی چاہیئے کہ ہر جمعہ سے پہلے سات دنوں کے اس کے اس قسم کے صغائر جو پہلے معاف نہیں ہوسکے وہ اس جمعہ کی پاک گھڑیاں معاف کروا دیتی ہیں پھر بھی کچھ رہ سکتا ہے۔ انسان کمزور ہے (مَیں یہ بتا رہا ہوں کہ کتنا پیار ہے بندے سے اللہ کا اور کتنی رحمت کا جلوہ ہے بندے پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) کہا پھر بھی ہوسکتا ہے تمہارے کچھ صغائر معاف ہونے سے رہ جائیں تو رمضان کا مہینہ ہے۔ رمضان کے مہینہ کا ہر دن اپنے سے پہلے بارہ مہینوں کی خطائیں معاف کرواتا ہے۔ سارا مہینہ مل کر سارے سال کی خطاؤں کی معافی کے سامان پیدا کرتا ہے لیکن کبائر معاف نہیں ہوتے۔ شرک معاف نہیں ہوتا۔ نمازیں چھوڑی ہوئی ہیں تو وہ معاف نہیں ہوتیں کیونکہ جو پانچ ارکان اسلام ہیں۔ توحید کا اقرار، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ان کو چھوڑنا کبائر میں شامل ہے۔ ان کے متعلق آپ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ جو ان کو چھوڑے گا اس کی کوئی معافی نہیں ہوگی سوائے حقیقی توبہ کے۔ ہاں صغائر جو انسان کی بشری کمزوریوں کے نتیجہ میں سرزد ہوتے ہیں ان کی معافی کے یہ سامان ہیں۔ اسی طرح بڑی عید ہے اس کے متعلق کہا۔ اس رحمۃ للعالمین کا اپنی امت کے لئے لائی ہوئی تعلیم کا اور آپ کی دعاؤں اور آپ کے جذبات کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے اور خدا تعالیٰ نے رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الاعراف:۱۵۷) کہہ کر جو ایک عظیم ارشاد فرمایا تھا اسی ارشاد کی روشنی میں یہ ساری چیزیں ہیں کہ دو نمازوں کے درمیان کی خطائیں معاف، جمعہ اور جمعہ کے درمیان کی خطائیں معاف، رمضان اور رمضان کے درمیان کی خطائیں معاف، لیکن شیطان کی راہ پر چل کر اباء اور استکبار نہیں کرنا، کبائر کا مرتکب نہیں ہونا۔ باقی انسان کمزور

ہے ہزار بھول چوک انسان سے ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں خدا کے حضور جھکنے کی ضرورت ہے اور تضرع سے اپنی خطاؤں کو معاف کروانے کی ضرورت ہے اور مَیں نے بتایا ہے کہ اصل جو چیز ہے وہ تو بحیثیت مجموعی ایمان ہے۔ ایمان کے لفظ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قریباً آٹھ سو مرتبہ استعمال کیا ہے۔ اس کی تفصیل میں مَیں نہیں گیا۔ وہ مضمون میرے ذہن میں ہے اس کو دیکھ رہا ہوں۔ بہرحال اصل چیز ایمان ہے اور بحیثیت مجموعی اس میں صغائر سے بچنا بھی شامل ہے۔ کبائر سے بچنا بھی شامل ہے۔ اس ایمان میں چھوٹی نیکیاں کرنا بھی شامل ہے اور بڑی نیکیاں کرنا بھی شامل ہے۔ انسان کوشش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے۔ خدا ان نیکیوں کو قبول کرے تو اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ جو ایمان لاتے ہیں اور بحیثیت مجموعی ان کا ایمان خالص رہتا ہے اور اس کے ساتھ ظلم کی ملاوٹ نہیں ہوتی تو ایسے ایمان کو اللہ تعالیٰ قبول کرتا اور اس پر اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے۔ اسی لئے میں نے کہا کہ آپ کی اصل اور بنیادی دعا ہر وقت کی یہ ہونی چاہیئے کہ اے خدا اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ہمارے ایمانوں کی سلامتی اور ان کی حفاظت کے سامان پیدا کر دے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۹؍نومبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۲ تا ۵)